Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ نے نائیجیریا میں ایک قابلِ فخر قوم تیار کی ہے: صدر شغاری

اسلام کو پھیلانے اور رفاہی خدمات میں جماعت کی خدمات قابلِ رشک ہیں

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر صدرِ مملکت کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام

لیگوس (نائیجیریا) ۲۳ دسمبر۔ نائیجیریا کے صدر جناب شیحو شغاری نے کہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ ان کے سکولوں اور تعلیمی اداروں کے ذریعہ قابلِ فخر مرد اور عورتیں تیار ہوئی ہیں جو کہ اِس ملک کی ترقی میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

صدر شیحو شغاری نے اِن خیالات کا اظہار خیر سگالی کے اس پیغام میں کیا ہے جو کہ انہوں نے جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے ۳۰ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر بھیجا ہے۔ یہ جلسہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر کو اسلامی روایات اور دعاؤں کے ماحول میں نہایت کامیابی سے منعقد ہؤا۔ صدر نے اِس موقع پر جماعتِ احمدیہ کی سماجی اور رفاہی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اعلان کیا کہ ان کی حکومت ہر ایسی سماجی خدمت کی بھرپور حمایت کرے گی جو کہ فرقہ وارانہ اور مذہبی تعصبات سے بالا ہو۔

صدر شیحو شغاری کا یہ پیغام احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"(۱) مجھے اِس بات پر بڑی خوشی ہے کہ مجھے احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے تمام افراد کو تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر نیک تمناؤں کا پیغام بھیجنے کا موقع ملا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی تسلی ہوتی ہے کہ احمدیہ مسلم مشن مذہبی تبلیغ و اشاعت اور سکول، ہسپتال اور کلینک قائم کرنے کے کام میں نہایت مستقل مزاجی سے ترقی کر رہا ہے۔ اِس میدان میں اِس مشن کی کوششیں قابلِ تعریف ہیں اور تمام رضاکار تنظیموں کے لئے قابلِ رشک ہیں۔ میری انتظامیہ نیک جذبہ سے کام کا آغاز کرنے والے ایسے تمام نائیجیرین اصحاب کی پوری حمایت کرتی ہے جو کہ اجتماعی کوششوں کے ذریعہ سکول، ہسپتال اور دیگر سماجی خدمت کے ادارے قائم کرتے ہیں بشرطیکہ ان کا کام فرقہ واریت اور مذہبی تعصب سے بالا ہو۔

(۲) میرا یہ یقین ہے کہ رضاکار تنظیموں اور مذہبی اداروں کو قومی جدوجہد کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیئے تاکہ وہ سماجی خدمت کی جا سکے جس کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور جس کے ذریعہ سے ہمارے عوام کا معیارِ زندگی بلند ہو سکتا ہے اور ہمارے معاشرہ کی ترقی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ احمدیہ مشن نے اپنے تعلیمی اداروں کے ذریعہ سے جس قسم کے مرد اور عورت تیار کئے ہیں اور وہ اِس وقت

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعتِ احمدیہ تیزی سے تباہ ہوتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے

نائیجیریا کی کراس ریور سٹیٹ کے گورنر ڈاکٹر کلیمنٹ اسونگ کا تیسویں جلسہ سالانہ پر پیغام

لیگوس۔ نائیجیریا کی کراس ریور سٹیٹ (CROSS RIVER STATE) کے گورنر ڈاکٹر کلیمنٹ اسونگ نے کہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے ہماری تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی سوسائٹی کو بچانے کے لئے خود کو وقف کر دیا ہے اور یہ ایسا اپنے ارکان اور دیگر لوگوں میں اسلام کے اعلیٰ اخلاق اور روحانی اقدار کی تبلیغ کے ذریعہ کر رہے ہیں۔

گورنر صاحب موصوف نے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں سالانہ جلسہ میں خصوصی پیغام میں زور دے کر کہا ہے کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کا ریکارڈ انتہائی قابلِ رشک ہے۔ گورنر نے اپنی طرف سے اور کراس ریور سٹیٹ کے تمام افراد کی طرف سے یہ دعا کی ہے کہ خدا کرے کہ آپ کو اپنے تمام اقدامات میں خدا تعالیٰ کی ہدایت و رہنمائی حاصل رہے۔

گورنر موصوف نے اپنے پیغام میں مسٹر جسٹس آئی آئی اولووا کو مخاطب کیا ہے جو کہ افتتاحی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ گورنر صاحب کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:

"مائی لارڈ مسٹر جسٹس آئی آئی اولووا
چیف امام صاحبان
ممتاز اسلامی سکالر صاحبان
خواتین و حضرات

میرے لئے یہ امر خصوصی اعزاز کا موجب ہے کہ مجھے احمدیہ مسلم مشن نے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر خیر سگالی کا پیغام بھیجنے کے لئے کہا ہے۔

سب سے پہلے لازمی طور پر مجھے یہ ذکر کرنا ہے کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی کارکردگی کا ریکارڈ انتہائی قابلِ رشک ہے۔ مشن نے نہ صرف دیگر مذہبی تنظیموں کا نہایت کامیابی

(باقی صفحہ ۸ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل**

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

فون ۴۴۹

جلد ۶۹/۳۴ | ۳ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۲۲ صلح ۱۳۵۹ہش ۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل ربوہ سے باہر قیام پذیر ہیں۔ باہر سے آمدہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضور کو اپنے خاص فضل و کرم سے صحت و عافیت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے، آپ کے مقاصدِ دینیہ کی تکمیل میں لاانتہا برکات ڈالے اور ہر ہر لحظہ اور ہر ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت فلو کی وجہ سے بدستور ناساز ہے تاہم اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں: "میرے لڑکے نواب (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۰ھ
۲۲ صلح ۱۳۵۹ہش

اعمالِ صالحہ کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے والے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بالصراحت بیان کیا ہے کہ حقیقی مومنوں کو دو جنتیں عطا کی جاتی ہیں۔ ایک جنت تو وہ ہے جو انہیں اگلے جہان میں ملے گی اور ایک جنت انہیں اطمینان قلب کی صورت میں اسی دنیا میں عطا کی جاتی ہے۔ وہ اس جہان میں ظاہری لحاظ سے جس حال میں بھی ہوں دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ ان ہر دو جنتوں کے حصول کو اس نے اعمال صالحہ کی بجا آوری کے ساتھ وابستہ کیا ہے یعنی یہ کہ ان ہر دو جنتوں کے حصول کے لئے اعمال صالحہ کا بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن یہ اعمال صالحہ اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں ہوتے جب تک کہ قبولیت کے درجہ تک نہ پہنچیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا دو بنیادی اوصاف سے متصف ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ فی الوقت ان دو بنیادی اوصاف پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں متعدد آیات میں جنت کے حصول کو اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے وہاں ایک آیت میں اعمال صالحہ کے ساتھ ہی ان دو بنیادی اوصاف کا ایک لازمی شرط کے طور پر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝
(العنکبوت آیات ۵۹، ۶۰)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں ہم ان کو جنت میں بالاخانوں میں جگہ دیں گے۔ (ایسی جنت میں) کہ اس کے (سایوں) تلے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ کے لئے رہتے چلے جائیں گے اور اچھے عمل کرنے والوں کا اجر بہت اچھا ہوتا ہے۔ ان (مومنوں) کا جو (اپنے عقیدہ اور عمل پر استقلال سے) جمے رہتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ بجا لانے والے مومنوں سے جنت کا وعدہ تو کیا ہے لیکن ساتھ ہی واضح فرمایا ہے کہ اعمال صالحہ بجا لانے والے یہ مومن وہ ہیں جو صبر اور توکل کے اوصاف سے متصف ہیں۔ یعنی ایک تو یہ انتہائی ناموافق حالات میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں دوسرے یہ کہ ان کا تمام تر بھروسہ اپنے خدا پر ہوتا ہے۔ یعنی یہ وہ مومن ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والے مصائب اور تکالیف کو حرف شکایت زبان پر لائے بغیر برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور ہزار مشکلات و مصائب کے باوجود اپنے عقیدے پر جمے رہتے ہیں اور اس حال میں بھی اعمال صالحہ بجا لانے سے غافل نہیں ہوتے۔ پھر وہ اس یقین سے ہمیشہ پُر رہتے ہیں کہ ان کا قادر مطلق خدا ان کی ضرور دستگیری فرمائے گا اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر حالات کے رُخ کو یکسر موڑ کر رکھ دے گا۔ اس لئے وہ کسی اور کی طرف استمداد کے لئے نہیں دیکھتے وہ اپنے خدا کے حضور جھکے رہتے ہیں اسی کے حضور دعائیں کرتے صرف اور صرف اسی سے استمداد کے طالب ہوتے ہیں اور صرف اور صرف اسی کو اپنا کارساز بناتے ہیں۔ جب وہ صبر اور توکل کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لانے میں مداومت اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں ان کے اعمال صالحہ کو قبول کر کے ان کیلئے اس دنیا میں ہی جنت کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ان کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور صرف اور صرف اسی پر توکل کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورۃ المزمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مومنوں کو مخالفوں کی ایذا دہی پر صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝
(المزمل آیات ۱۱ تا ۱۴)

ترجمہ:- (اے مخاطب) اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی مخالفین حق) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے (یعنی ان سے میں آپ نمٹ لوں گا) اور تو ان کو کچھ ڈھیل دے۔ ہمارے پاس قسم قسم کی بیڑیاں اور جہنم ہے اور ایسا کھانا بھی ہے جو گلے میں پھنستا ہے اور دردناک عذاب بھی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ توکل کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝
(المزمل آیت ۱۰)

ترجمہ:- وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اسی کو کارساز بنا۔

الغرض صبر اور توکل دو ایسے بنیادی اوصاف ہیں جو اعمال صالحہ کو قبولیت کے درجہ پر پہنچا کر خدائی سلسلہ کے افراد کو لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا مصداق اور انہیں دنیا و آخرت میں جنت کا مستحق بناتے ہیں۔

اپنا خدا

تیرے بن آسرا نہیں کوئی — اور اپنا خدا نہیں کوئی
در ترا چھوڑ کر کہاں جائیں — اور دنیا میں جا نہیں کوئی
تو ہی ہے درد بھی مداوا بھی — اور تجھ بن دوا نہیں کوئی
راہِ حق پائے گا وہ کیا جس کا — ہادی و رہنما نہیں کوئی
کتنا بد بخت ہے وہ دل جس میں — خوفِ روزِ جزا نہیں کوئی
بڑھ کے عشق شہہ اُمم سے کوئی — دہر میں کیمیا نہیں کوئی
کون اپنا ہے جہاں میں تجھے — جب کہ تجھ پر فدا نہیں کوئی
زندگی ہے عبث تری صدیق
اس کا گر مدعا نہیں کوئی

محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب مساجد

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

(۲)

مساجد میں شور نہیں مچانا چاہیئے

مسجد میں چونکہ عبادت کی جاتی ہے اور عبادت پُرسکون اور خاموش ماحول میں ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مساجد میں شور نہ کیا جائے اور اونچی اونچی باتیں کرنے سے اجتناب کیا جائے بلکہ نماز کے دوران اگر کوئی اونچی اونچی قرآن کی تلاوت الگ طور پر کرنا شروع کر دے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے تو یہ بھی منع ہے۔ احادیث میں وارد ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلاثا وایاکم وھیشات الاسواق۔ رواہ مسلم (باب تسویۃ الصفوف الفصل الاول صفحہ ۹۸ (مشکوٰۃ المصابیح)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز میں) میرے ساتھ عقل اور سمجھ بوجھ والے لوگ کھڑے ہوا کریں۔ پھر اس کے بعد جو ان کے ساتھ ملتے ہیں۔ لیکن (مساجد میں) بازاروں میں شور مچانے کی طرح شور نہ مچایا کریں اور نہ ہی اونچی باتیں کیا کریں۔

ایک موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اونچی آواز میں باتیں کرنے والوں کو ڈانٹا تھا۔ سائب روایت کرتے ہیں کہ

کنت نائماً فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا ھو عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال اذھب فاتینی بھذین فجئتہ بھما فقال ممن انتما ومن این انتما قالا من اھل الطائف قال لوکنتما من اھل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ باب المساجد۔ الفصل الثالث صفحہ ۷۱)

میں ایک دفعہ مسجد میں سویا ہوا تھا تو ایک شخص نے مجھے کنکر مارے۔ جب میں نے دیکھا تو (سیدنا) عمرؓ بن الخطاب تھے۔ آپ نے فرمایا ان دو آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ میں جب ان کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے ان سے پوچھا تم کس قبیلے سے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو۔ ان دونوں نے کہا ہم طائف سے ہیں آپ نے کہا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم مسجد نبوی میں اونچی آواز میں باتیں کر رہے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یوں درج ہے کہ

"صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے مسجد میں آگئے اور اپنے ابا جان کے پاس ہو بیٹھے۔ اپنے لڑکپن کے باعث کسی بات کے یاد آجانے پر آپ دبی آواز سے کھل کھلا کر ہنس پڑتے تھے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "مسجد میں ہنسنا نہیں چاہیئے"۔ جب دیکھا کہ ہنسی ضبط نہیں ہوتی تو اپنے باپ کی نصیحت پر یوں عمل کیا کہ صاحبزادہ صاحب اسی وقت اٹھ کر چلے گئے"

(البدر مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۳۳)

بطیحاء

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ مسجد کے ساتھ بطیحا بنائی تھی۔ جو کوئی شعر پڑھنا یا اونچی اونچی باتیں کرنا یا شور مچانا یا لغویات بکنا چاہے۔ وہ مسجد سے نکل کر اس جگہ آجایا کرے تاکہ مسجد کی حرمت قائم رہے۔ سو حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ

عن مالک قال بنی عمرُ رحبۃً فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء قال من کان یرید ان یلغط او ینشد شعراً او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ رواہ فی الموطاء۔ (مشکوٰۃ باب المساجد الفصل الثالث صفحہ ۷۱)

حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک کھلی جگہ مسجد کی ایک جانب بنائی تھی جس کو بطیحا کہتے تھے۔ اور فرمایا جس نے بلند آواز سے باتیں کرنی ہوں یا شعر خوانی کرنی ہو۔ یا اونچی اونچی بولنا ہو وہ اس جگہ آجائے تاکہ مسجد میں شور و غل نہ ہو۔

مسجد میں شور و غل ہونے کی پیشگوئی

مسلمانوں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ لوگ مساجد میں شور مچایا کریں گے اور باتیں کیا کریں گے مگر تم نے ساتھ نہیں بیٹھنا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ (مشکوٰۃ باب المساجد الفصل الثالث صفحہ ۷۱)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا۔ کہ لوگ مساجد میں اپنے دنیاوی امور کے بارے میں باتیں کیا کریں گے۔ ان کے پاس نہ بیٹھنا خدا تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

الغرض مختلف پیرایوں اور الگ الگ اوقات میں بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شرح وبسط سے ارشاد فرمایا کہ مسجدیں عبادت کے لئے ہوتی ہیں اور ذکر الٰہی کے لئے اس کے در و دیوار قائم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان میں اونچی آواز سے اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کرنا چاہیئے اور جو کریں ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

مسجد کی صفائی ازحد ضروری ہے

مسجد کی صفائی ازحد ضروری ہے۔ صفائی کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے در و دیوار پر بیل بوٹے ہوں یا ان کو دوسری تصاویر سے سجایا گیا ہو بلکہ اس میں سادگی کا رنگ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد میں تھوکا مت کرو۔ اگر کسی وقت غلطی ہو جائے تو اسے دبا دیا کرو۔ (مشکوٰۃ)

مزید برآں فرمایا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیئے۔ صرف مسجد میں نہ آنا ہی نہیں فرمایا بلکہ تاکیداً ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔ اس میں سگرٹ وغیرہ آجاتی ہے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس

(مشکوٰۃ باب المساجد الفصل الاول صفحہ ۶۹)

جس نے اس گندے اور بدبودار درخت (پیاز اور لہسن) سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔ یعنی پیاز اور لہسن کچے کھا کر مسجد میں نہ جائے۔ ہاں اگر پکا کر کھایا جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کی بدبو مر جاتی ہے۔

ایک دوسری حدیث ان مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ

من اکل ثوماً او بصلاً فلیعتزلنا او فلیعتزل مسجدنا وفی روایۃ مسلم من اکل البصل و الثوم والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ بنو آدم

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما یکرہ من الثوم بحوالہ حدیقۃ الصالحین صہ۱۵۹)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہو۔ وہ ہماری مسجد سے الگ رہے یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع میں نہ آئے۔ مسلم کی روایت ہے کہ جس نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے۔ وہی فرشتوں کی تکلیف کا باعث بنتی ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادیہ نشین کو پیشاب آیا تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اس پر لوگوں نے شور مچایا کہ تم نے مسجد میں پیشاب کیوں کر دیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع فرمایا اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو بلکہ کر لینے دو جب اس نے پیشاب کر لیا تو جہاں اسنے پیشاب کیا تھا پانی بہا دیا اور اس کو نصیحت مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمائی کہ:-

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیء من ھذا البول ولا القذر انما ھی لذکر اللہ تعالیٰ وقرأۃ القرآن (مسلم کتاب الطہارۃ باب وجوب غسل البول بحوالہ حدیقۃ الصالحین صہ۱۵۹)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا مسجدیں اس لئے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے سو صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ مسجدوں کو گندگی سے صاف رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ ذکر الٰہی کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اور یہی جگہیں انسان کے قرب الٰہی کی ہوتی ہیں۔

مومن اور منافق کی حالت مسجد میں

مومن بندہ کو ذکر الٰہی کا کرنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ایک مچھلی پانی میں ہوتی ہے کیونکہ عبادت کرنا ایک نیک بندہ کی خوراک ہوتا ہے۔ برعکس اس کے ایک منافق کے لئے وہ پاک جگہ پنجرہ بن جاتی ہے جس طرح ایک جانور پنجرہ میں بند ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک کمزور ایمان کا انسان مسجد میں ہوتا ہے۔

سو حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ

المومن فی المسجد کالسمک فی الماء۔ المنافق فی المسجد کالطیر فی القفص

(مشکوٰۃ)

مومن (یاد الٰہی میں) کچھ اس طرح مگن ہوتا ہے جس طرح مچھلی پانی میں ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ایک منافق کی حالت (مسجد میں) ایسی شکل و صورت میں ہوتی ہے جس طرح ایک پرندہ پنجرہ کی قید و بند میں ہوتا ہے۔

تحیۃ المسجد

انسان مسجد میں آتا ہی عبادت کے لئے ہے۔ اس واسطے مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کے طور پر دو رکعت نفل ادا کرنے چاہئیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بایں کلمات احادیث میں محفوظ ہے کہ

اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ باب المساجد الفصل الاول صہ۶۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینی چاہیئے۔

سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل مسجد میں ادا کرنا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں دو رکعت نفل ادا فرمایا کرتے تھے چنانچہ حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں کہ

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہاراً فی الضحیٰ واذا قدم بدء بالمسجد فصلّی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ

(مشکوٰۃ باب المساجد الفصل الاول صہ۶۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت (تقریباً ۹ بجے) کے وقت واپس آیا کرتے تھے جب واپس آتے تو پہلے مسجد میں آکر دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جاتے۔

بالفاظ دیگر عبادت کی اہمیت اور مساجد کی قدر و قیمت کو مزید بیان فرمایا کہ جب تک ہر دنیاوی کام پر عبادت الٰہی کو مقدم نہ رکھا جائے۔ اور ان جگہوں کی اہمیت کو نہ سمجھا جائے۔ اس وقت تک وہ امور صحیح طور پر انجام پذیر نہیں ہوتے۔

مساجد میں جانے سے قبل صفائی کا انتظام کرنا

خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیئو اسراف نہ کرو کیونکہ وہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض دفعہ انسان ظاہری شکل و صورت اور وضع قطع میں بن ٹھن کر مسجد میں جاتا ہے۔ لیکن تکبر و نمود اور ریاکاری کی مرض نے اس کو تباہ کر دیا ہوتا ہے۔ اس لئے مساجد میں جانے سے تبھی فائدہ ہوتا ہے کہ انسان ظاہری طور پر پاک و صاف ہو اور دل و سینہ فروتنی و عاجزی سے پُر انسان مجسم انکسار بن جائے سو عبادت کیا ہے؟ بندہ بن جانا اور بندہ بالکل مردہ بدست زندہ ہوتا ہے۔ اور یہی حقیقت اسلام ہے۔ اس حقیقت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اپنے شعر میں نہایت دلربا اور دلنشین انداز میں کھینچا ہے۔ فرمایا کہ ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

خدا تعالےٰ ہر ایک کو سمجھ دے تا ہم صحیح رنگ میں عبادت الٰہی، آداب مساجد کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

تکبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالےٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا"۔

(آئینہ کمالات اسلام صہ۵۹۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط ۱۳

سمندری لہریں

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس۔سی ربوہ

سمندر میں کئی قسم کی لہریں پیدا ہوتی ہیں جب موسم خوشگوار ہو اور ہوا تیز نہ چل رہی ہو تو معمولی سی لہریں اُٹھتی ہیں لیکن جب ہوا تیز ہو اور جھکڑ چل رہے ہوں تو بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکراتی ہیں اور ان میں بہت جوش وخروش پایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ لہریں بڑی ہیبت ناک نظر آتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی کا پہاڑ اُمڈا چلا آرہا ہے کئی لوگ جب ان کا ذکر کرتے ہیں تو عمداً بے خیالی میں کہہ دیتے ہیں کہ لہریں سینکڑوں فٹ بلند تھیں حالانکہ یہ بات امر واقعہ کے بالکل خلاف ہوتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض حالات میں لہروں کی بلندی پچاس، ساٹھ فٹ تک بھی پہنچ جاتی ہے لیکن یہ استثنائی اور غیر معمولی حالات میں ہوتا ہے۔ عام طور پر ان کی بلندی چھ، سات فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ البتہ خاص موسم میں جب ہوائیں تیز ہوتی ہیں ان کی بلندی دس، بارہ فٹ بھی ہو جاتی ہے۔ شمالی بحر اوقیانوس اور بحر جنوبی دنیا میں سب سے زیادہ طوفان خیز علاقے ہیں لیکن وہاں پر سال میں اوسطاً صرف دو ماہ ایسے ہوتے ہیں جب لہروں کی بلندی بیس ۲۰ فٹ تک پہنچتی ہے۔

لہروں کی بلندی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہوا کس قدر تیز چل رہی ہے اور کتنے عرصہ تک ایک ہی سمت میں چلتی رہتی ہے۔ ہوا کی تیزی فوری طور پر لہروں کو بلند نہیں کرتی۔ ان کے بلند ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہوا کافی دیر تک چلتی رہے اور کافی وسیع علاقے پر چلے۔ جس قدر پانی کا پھیلاؤ زیادہ ہوگا اسی قدر لہریں زیادہ اونچی ہوں گی شمالی بحر اوقیانوس میں طوفانی ہواؤں کو پانچ چھ سو میل کا وسیع علاقہ مل جاتا ہے جس پر وہ بلا روک ٹوک چلتی رہتی ہیں اس لئے وہاں لہروں کی بلندی تینتیس ۳۳ پینتیس ۳۵ فٹ ہو جاتی ہے لیکن جنوبی بحر الکاہل میں جہاں پھیلاؤ آٹھ سو میل سے زیادہ ہے لہروں کو پچاس پچپن فٹ تک بلند ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے لیکن یہ صورت شاذ ہی ہوتی ہے

یہ بھی ضروری نہیں کہ شدید طوفانوں سے لازمی طور پر لہریں بلند ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طوفانی ہوائیں نہ تو اپنی سمت برقرار رکھتی ہیں اور نہ یکساں رفتار سے چلتی ہیں۔ کبھی وہ تھوڑا سا دائیں مڑ جاتی ہیں اور کبھی بائیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی حلقہ میں مختلف سمت میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر ہوا کی رفتار بھی ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ کبھی اس میں تیزی ہوتی ہے اور کبھی چند لمحوں کے لئے سکون ہو جاتا ہے اس کے علاوہ ہوا کی تیزی بعض صورتوں میں لہروں کی بلندی میں رکاوٹ کا موجب ہوتی ہے جب لہروں کی بلندی دو لہروں کے درمیانی فاصلہ کے ۱/۷ حصّہ کے برابر ہو جاتی ہے تو پھر ہوا کا زور ان کو مزید بلند ہونے سے روکتا ہے اور ان کی چوٹیوں کو کاٹ کاٹ کر آگے پھینک دیتا ہے ان وجوہ کے باعث لہروں کی بلندی اکثر بہت محدود رہتی ہے اور انہیں سینکڑوں فٹ کہنا بڑا مبالغہ ہوتا ہے ہاں جب دو بڑی لہریں مختلف سمت سے آرہی ہوں تو بعض حالات میں ان کا پانی ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے اور لہروں کی بلندی بڑھ کر پچاس پچپن فٹ ہو جاتی ہے۔

اگر ہوا کی رفتار دو، سوا دو میل فی گھنٹہ ہو تو اس سے سمندر کا پانی متاثر نہیں ہوتا لیکن اگر اس سے زیادہ تیز ہو تو پھر لہریں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ جب ہوا پانی سے ٹکراتی ہے تو مختلف نقاط پر اس کا دباؤ یکساں نہیں رہتا۔ اس غیر مساوی دباؤ سے پہلے چھوٹی چھوٹی لہریں پیدا ہوتی ہیں، چونکہ ہوا مسلسل ایک ہی سمت میں نہیں چلتی اس لئے بسا اوقات اس سے معمولی حلقے پیدا ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے ٹکرا کر لہروں کو توڑ دیتے ہیں۔

لیکن جب ہوا دیر تک چلتی رہتی ہے تو پھر لہریں بننے لگتی ہیں لہر کے اس حصہ پر جو ہوا کے سامنے ہوتا ہے۔ ہوا کا دباؤ بڑھنے لگتا ہے اور اس کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے جس قدر توانائی بڑھتی ہے اسی قدر لہر اونچی ہوتی ہے رفتہ رفتہ لہر کی چوٹیوں پر سفید جھاگ جمع ہونے لگتی ہے جس کو ہوا اُچھال کر پھینک دیتی ہے۔ سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ لہر سب سے زیادہ اس وقت بڑھتی ہے جب ہوا کی رفتار لہر کی رفتار سے دوگنا زیادہ ہو۔ جب دونوں کی رفتار برابر ہو جائے تو لہریں ایک خاص بلندی پر پہنچ کر لمبائی میں بڑھنے لگتی ہیں۔

اگر ہوا لمبے عرصہ تک یکساں رہے یا کم ہو جائے تو لہریں اس سے آگے بڑھنے لگتی ہیں۔ اس حالت میں ان کے پہلوؤں پر دباؤ کم ہوتا ہے اس لئے وہ اونچائی میں کم مگر طول میں زیادہ ہونے لگتی ہیں۔ ان کی چوٹیاں گول ہو جاتی ہیں اور وہ پہلوؤں کی جانب نصف میل یا اس سے زیادہ پھیلی جاتی ہیں۔ اس حالت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لہروں کی بجائے پانی کی متوازی دیواریں چل رہی ہیں اور وہ ایک دوسرے پر اُمڈی چلی آتی ہیں۔ یہ کیفیت بعض دفعہ عجیب رنگ میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ بندرگاہوں میں جہاز محفوظ کھڑے ہوتے ہیں یا رسیوں سے بندھے ہوتے ہیں فضا پُرسکون معلوم ہوتی ہے اور بظاہر کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ ساحل کے کھلے کناروں پر بھی کوئی بات غیر معمولی نہیں ہوتی پھر اچانک جہاز ہچکولے کھانے لگتا ہے اور دوسرے جہازوں سے ٹکرا جاتا ہے جن ڈوریوں سے بندھا ہو وہ بعض دفعہ ٹوٹ جاتی ہیں اور جہازوں کی سلامتی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اس کی وجہ یہی اُٹھتی ہوئی پانی کی دیوار ہوتی ہے جو خاموشی سے بندرگاہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس میں بلندی فٹ، ڈیڑھ فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی مگر بندرگاہ کا سارا پانی کئی گز تک آگے پیچھے ہٹ کر زور سے ہچکولے کھاتا ہے۔

بحری طوفانوں میں لہریں عموماً ۱۲، ۱۴ فٹ اونچی ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ بلندی خاص خاص حالات میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ ان لہروں کا طول (یعنی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی تک فاصلہ) ۲۵۰ گز سے زیادہ نہیں ہوتا اور وہ ۳۵، ۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھتی ہیں لیکن طوفان تھمنے یا کمزور پڑنے کے بعد ہوا کے زیر اثر پانی میں جو تموج اور امڈنے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس میں لہر کی بلندی بہت تھوڑی ہوتی ہے مگر اس کا طول دو سو سے آٹھ سو بلکہ نو سو گز ہوتا ہے اور وہ ساٹھ، ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھتی ہے۔

ایک ناواقف آدمی اگر ساحل سمندر پر کھڑا ہو اور لہروں کو اُمڈتا ہوا دیکھے تو شاید یہ نتیجہ نکالے کہ لہروں کے ساتھ ہی پانی بھی بہتا چلا آرہا ہے لیکن حقیقت میں پانی لہروں کے ساتھ جسمانی رنگ میں آگے نہیں بڑھتا بلکہ اپنی جگہ پر ہی ہچکولے کھاتا ہے جو چیز آگے بڑھتی ہے وہ صرف لہر کی کیفیت ہے یہ بات اس طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دو آدمی ایک رسے کو پکڑے ہوئے ہوں اور ان میں سے ایک رسّہ کے سرے کو اوپر نیچے ہلائے تو ایک لہر سی پیدا ہو کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتی ہوئی نظر آتی ہے مگر رسّہ کا کوئی حصہ بھی آگے نہیں جاتا۔ صرف لہر کی کیفیت آگے بڑھتی جاتی ہے اگر سمندر کا سارا پانی اس قدر تیزی سے چلنے لگے جس سے لہریں آگے بڑھتی ہیں۔ تو کوئی جہاز خواہ کس قدر طاقتور کیوں نہ ہو آگے نہ بڑھ سکے اور جہاز رانی ناممکن ہو جائے۔

اُوپر جن لہروں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سطحی ہوتی ہیں یعنی ان کی حرکت پانی کے اُوپر ہی نظر آتی ہے یا معمولی گہرائی تک پہنچتی ہے طوفان کی حالت میں بھی پانی کا تموّج چالیس، پچاس گز کی گہرائی تک ہوتا ہے اس سے زیادہ نہیں ہوتا لیکن ان کے سطحی ہونے کے باوصف بعض دفعہ ان میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ ایک دفعہ فرانسیسی بندرگاہ چیربورگ پر ان لہروں نے ۳½ ٹن وزنی ایک پتھر کو چھ گز اونچی دیوار کے اوپر سے اٹھا کر پھینک دیا۔ اسی طرح ہالینڈ میں ایمسٹرڈم کے مقام پر ایک دفعہ انہی لہروں نے ۲۰ ٹن وزنی کنکریٹ کے ٹکڑوں کو چار گز اونچا اٹھا کر گودی پر پٹک دیا۔ انسان کے بنائے ہوئے ڈھانچے اور بند جن کی تعمیر میں لوہا، پتھر اور کنکریٹ استعمال کیا جاتا ہے ان لہروں کے سامنے بعض دفعہ خس و خاشاک کی طرح اُڑ جاتے ہیں حالانکہ انجینئرنگ کا علم آج کل بہت ترقی کر چکا ہے۔

ان لہروں کی قوت کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ ایک لہر جو چار گز اونچی ہو گودی کی عمودی دیوار پر آٹھ ٹن فی مربع گز کا دباؤ ڈالتی ہے اسی وجہ سے پانی کے زور کو توڑنے کے لئے جو رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں یا بند باندھے جاتے ہیں وہ اس قدر مضبوط بنائے جاتے ہیں کہ فی مربع گز پندرہ سے بیس ٹن بلکہ اس سے بھی زیادہ دباؤ کو برداشت کر سکیں اندازہ کیا گیا ہے کہ ایک لہر جو پانچ گز اونچی ہو اور سو گز لمبی اس کے ہر گز طول میں ۳۱۲ کلوواٹ فی سیکنڈ کی توانائی موجود ہوتی ہے۔

زلزلی لہریں

سطحی لہریں تو ہواؤں کے زیر اثر پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہیں لیکن سمندر میں ایک اور قسم کی لہریں بھی پیدا ہوتی ہیں جن کی پیدائش کا سبب ہوا کی بجائے وہ زلازل ہوتے ہیں جو وقتاً فوقتاً زیرِ آب آتش فشانوں میں آتے رہتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سمندر کے پیندے کا کوئی حصہ اچانک اندر کی طرف دھنس جاتا ہے یا اچانک کسی مقام پر ابھار پیدا ہو جاتا ہے ان سب صورتوں میں زمین اچانک ایک شدید جھٹکے سے ہل جاتی ہے اور پانی کے اندر شدید ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ ان جھٹکوں سے جو لہریں پیدا ہوتی ہیں وہ بڑی مہیب صورت اختیار کر لیتی ہیں اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور تک چلی جاتی ہیں وسیع سمندروں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک عبور کرتی اور ساحلی علاقوں پر بڑی تباہی مچاتی ہیں۔ ان کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ سطحی نہیں ہوتیں بلکہ سارا پانی اس میں متحرک ہوتا ہے۔ ان لہروں سے جہازوں کو ایسی ضرب لگتی ہے جیسے وہ کسی چٹان سے ٹکرا گیا ہو۔ بعض دفعہ وہ ضرب سے ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ کھلے سمندروں میں ان لہروں کی بلندی دو فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی اور بعض دفعہ ان کا پتہ بھی نہیں لگتا لیکن جب وہ اتھلے سمندروں میں پہنچتی ہیں تو تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں اور دیکھتے دیکھتے تیس، پینتیس فٹ بلند ہو جاتی ہیں ان کی وجہ سے زبردست سیلاب آجاتا ہے جو بہت سے جان و مال کے اتلاف کا موجب ہوتا ہے۔

اس قسم کی لہریں جاپان کے ساحل کے قریب اکثر پیدا ہوتی ہیں وہاں کے لوگ ان کو "سونامی" (Tsunami) کہتے ہیں یہ سینکڑوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بڑھتی ہیں۔ اتھلے سمندروں میں بھی ان کی رفتار تیس ۳۰ - پینتیس میل فی گھنٹہ سے کم نہیں ہوتی بسا اوقات بلکہ شاید اکثر اوقات ان لہروں کے پہنچنے سے قبل پانی ساحل سے دور ہٹ جاتا ہے اور لوگ بے فکر ہو کر بڑے اطمینان سے نہانے اور مچھلیوں کا شکار کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں پھر اچانک ایک دیو قامت لہر بڑی سرعت سے آگے بڑھتی ہے اور آناً فاناً ساحلی علاقوں کو ہلاکت اور بربادی سے دوچار کر دیتی ہے بندرگاہوں کی تنصیبات اور عمارتوں کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جو جہاز اور کشتیاں اس کی زد میں آجائیں انہیں ساحل پر پٹک دیتی ہے اور جب لوٹتی ہے تو مردوں کی لاشیں اور گھروں کا لوٹا ہوا سامان اس کے جلو میں ہوتا ہے بعض دفعہ ایک لہر کی بجائے کئی لہریں یکے بعد دیگرے پیدا ہوتی ہیں بعد میں آنے والی لہر پہلی لہر سے پندرہ بیس منٹ بعد آتی ہے اور بسا اوقات شدت اور ہلاکت آفرینی میں پہلی سے کہیں زیادہ ہوتی ہے ۱۹۴۶ء میں جزائر ایلوشن (بحر الکاہل) میں ایک زلزلہ آیا تو اس سے پیدا ہونے والی لہروں نے ہوائی کے جزیرہ میں جو تیئیس سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے بے حساب تباہی مچائی، لہریں ۱۵، ۱۶ منٹ کے وقفے سے آتی رہیں۔ ان کی بلندی سو فٹ اور طول ایک سو پندرہ میل تھا اور وہ ۵۷۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بڑھ رہی تھیں۔ اس وقت ایک جہاز جزیرہ سے پرے کھلے سمندر میں تھا اس کے کپتان نے محسوس تک نہیں کیا کہ کوئی غیر معمولی لہر جہاز کے نیچے سے گزر رہی ہے لیکن جب اس نے بندرگاہ کی طرف نگاہ کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پچاس ساٹھ فٹ اونچی لہریں شہر میں بربادی پھیلا رہی ہیں۔ اس حادثہ میں ۱۷۳ آدمی ہلاک ہوئے اور مال و اسباب کا جو نقصان ہوا وہ بے حساب تھا۔

اسی طرح چلی (جنوبی امریکہ) میں مئی ۱۹۶۰ء میں ایک زبردست زلزلہ آیا تو اس کی وجہ سے روس کے علاقوں میں بھی اس کا اثر محسوس ہوا چلی میں تباہی مچانے اور چار ہزار افراد کو موت کی نیند سلا دینے کے بعد یہ لہریں ساحل کے ساتھ ساتھ کیلیفورنیا (شمالی امریکہ) پہنچیں۔ پھر انہوں نے بحر الکاہل کو عبور کیا اور جزائر ہوائی اور جزائر فلپائن سے ٹکرائیں بلکہ نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور جاپان میں بھی انہوں نے تباہی مچائی۔ جاپان کے مشرقی ساحل پر ان کی بلندی تیس ۳۰ فٹ تھی وہاں ۲ سو ہزار مکان زیرِ آب آگئے اور نو سو کشتیاں برباد ہوئیں لہروں کی رفتار ۴۰۰ میل فی گھنٹہ تھی روس میں کمچٹکا کا علاقہ بھی متاثر ہوا لیکن لہروں کے پہنچنے سے کئی گھنٹے قبل لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا تھا اس لئے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ بندرگاہ کی گودیاں ختم ہو گئیں۔

ان تباہ کاریوں کے باعث روس امریکہ اور جاپان کے باہمی تعاون سے ایک مشترکہ احتیاطی اور اطلاعی نظام قائم کر دیا گیا ہے جو آنے والے خطرہ سے بروقت لوگوں کو مطلع کر دیتا ہے اس نظام کی بنیاد یہ ہے کہ زلزلہ سے جو لرزش پیدا ہوتی ہے اس کے باعث پانی میں جو لہریں پانچ چھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہیں لیکن ان چٹانوں میں جو سمندر کے پیندے پر واقع ہیں نیز براعظموں میں اس ارتعاش کی رفتار ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ ہوتی ہے اسی طرح پانی کی لہریں پہنچنے سے قبل زلزلہ پیما آلے بتلا دیتے ہیں کہ زلزلے کا مرکز کس جگہ ہے اس کی شدت کیا ہے اور زلزلے کی لہروں کے پہنچنے کا وقت کیا ہوگا لہروں کی سمت کا بھی علم ہو جاتا ہے اس لیے خطرہ کے مقامات پر قبل از وقت آبادیوں کو مطلع کر دیا جاتا ہے اور انخلاء عمل میں آجاتا ہے اس طرح اطلاعی نظام کی افادیت اس بات سے واضح ہے کہ زلزالی لہروں کی وجہ سے ۱۷۰۳ء میں ایک لاکھ افراد ہلاک ہوئے ۱۸۹۶ء میں ستائیس ہزار نفوس کی جان گئی لیکن ۱۹۶۰ء میں جاپان میں صرف ۱۷۳ اور ہوائی میں صرف ساٹھ افراد ہلاک ہوئے اور وہ بھی زیادہ تر اس وجہ سے کہ انہوں نے خطرہ کی اطلاع کو محض مشقی نوعیت کا سمجھا اور حفاظت کا سامان نہ کیا

جہاں ان لہروں کے کئی نقصانات ہیں وہاں کئی فوائد بھی ہیں انکی وجہ سے پانی ہلتا رہتا ہے اور حرارت اور آکسیجن نیچے کی گہرائیوں تک پہنچ جاتی ہے انسانوں کے لحاظ سے تو یہ لہریں زبردست بڑے نقصان کا موجب ہوئی ہیں لیکن سمندر میں بہت سے جانور اور پودے ایسے ہی جو ان حالات کے عادی ہو چکے ہیں بلکہ وہ جانور ان مقامات پر جہاں ہیجان اور تلاطم زیادہ ہو خاص طور پر پنپتے ہیں کیونکہ لہریں وہاں بڑی مقدار میں غذا لے کر آتی ہیں مونگے اور دوسرے مرجانی جانور بعض صدفئے اور لانگا چٹانوں سے ایسی مضبوطی سے چمٹ جاتے ہیں کہ طوفانی لہریں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اور وہ اپنی جگہ قائم رہتے ہیں

ان لہروں میں حرکی توانائی غضب کی ہوتی ہے اس توانائی سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں ابھی ابتدائی تجربات کا رنگ رکھتی ہیں۔ اگر اس میں کامیابی ہو گئی تو توانائی کا ایک اور نہ ختم ہونے والا منبع انسان کے ہاتھ آجائے گا۔

لہروں کے بارے میں اگرچہ بہت کچھ معلوم ہو چکا ہے اور اس علم سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے نہیں کہا جا سکتا کہ سب مسائل حل ہو گئے ہیں سب خطرات سے آگاہی حاصل ہو چکی ہے اور ان سے بچنے کی تمام تدابیر مکمل کی جا چکی ہیں اپنے تمام علم و فن کے باوجود انسان سمندر میں اپنے آپ کو بسا اوقات بڑا بے بس پاتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اگر خشکی پر ہوتا تو یوں ہلاک نہ ہوتا لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ان تدابیر موت کے وقت کو ٹلا سکتی ہیں بے شک علم کی ترقی بہت سی بربادی اور ہلاکت سے بچاتی ہے لیکن عناصر کے پیدا کردہ طوفان پر قابو نہیں پا سکتی اور نہ خدا تعالیٰ کے قہر سے کسی کو نجات دلا سکتی ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب باجوہ ساکن چک ۱۰۷ فتح ضلع بہاولنگر ڈاکخانہ چک ۱۰۷ فتح مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں صبح ایک بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ۱۱ بجے دن مرحوم کی نماز جنازہ بمقام چک ۱۰۷ فتح ادا کی گئی اور وہیں تدفین عمل میں آئی مرحوم ظفر بھائی نے ۲۸ سال کی عمر میں وفات پائی اس سے قبل سرطان کے موذی مرض کے دوران انہوں نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور انتہائی تکلیف کے باوجود کبھی کوئی شکایت زبان پر نہ لائے۔ عیادت کرنے والوں سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور دعا کی درخواست کرتے۔ حال پوچھنے پر ہمیشہ یہی کہتے کہ "الحمد للہ" ظفر بھائی کی جواں سال وفات پر ان کے والدین اور بہن بھائیوں نے مثالی صبر کا مظاہرہ کیا اور مومنانہ شان کا اظہار کیا۔ تاہم یہ دردناک سانحہ مرحوم کے لواحقین کے لیے بڑا بھاری صدمہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے ان کے والدین بہنوں اور بھائیوں (مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ۔ مکرم سعید احمد صاحب۔ عزیزم محمد رفیع اور عزیزم وحید احمد) کو صبرِ جمیل اور جزائے جزیل عطا فرمائے (آمین) ملتان نشتر ہسپتال کے محترم ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب نے دوران علاج بہت تعاون اور ہمدردی کا سلوک فرمایا جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔ چک ۱۰۷ فتح کے غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس موقع پر ہمدردی و غمگساری اور تعاون کا نہایت اچھا نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

نذیر احمد خادم چک ۱۰۳ ۔ ۷ آر ضلع بہاولنگر

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت
کو فروغ دیں۔
(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرکے اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے۔ وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔

(البقرہ ع ۲۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کر کے اُن کی حفاظت کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ عزیزہ امۃ السلام بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب شاد احمد موٹرز مری روڈ راولپنڈی کی تقریب نکاح ۲۵ر دسمبر کو مسجد محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔

عزیزہ کے نکاح کا اعلان محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ اسلام آباد نے عزیزم عبدالاحد بشارت ابن مکرم حکیم عبدالواحد صاحب انچارج دفتر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کے ہمراہ پانچ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ جملہ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے آمین۔

(بشارت احمد محمود مربی حلقہ ناروال ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

☆ بہاولپور میں مکرم حاجی احمد بخش صاحب بہت مخلص بزرگ دوست ہیں اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت مکرم حاجی صاحب کی صحت کے لئے دلی محبت سے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی مربی سلسلہ احمدیہ۔ بہاولپور)

☆ میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پھوڑی میں درد کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف تلونڈی موسیٰ خان چار ماہ سے بخار اور کمزوری کی وجہ سے صاحب فراش رہے ہیں ان کی حالت اب نسبتاً بہتر ہے احباب ان کی صحت کاملہ اور ہموم و غموم سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔

☆ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو بہتر روزگار عطا کرے خادم دین بنائے اور ہر مشکل سے نجات دے۔ آمین

(محمد نواز گوندل ایبہ نیرو زوالہ ضلع گوجرانوالہ)

☆ کچھ عرصہ سے خاکسار کی صحت دل کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔ کاروبار بھی کم ہے۔ پریشانی زیادہ ہے احباب جماعت میرے لئے اور میرے اہل و عیال کی صحت اور عمر درازی کے لئے دعا فرمائیں

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ میرے خانگی حالات خدا کریم بہتر فرمائے۔ مقلب القلوب دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر دے ورنہ ننھے بچوں کی زندگی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کوئی بہتر راہ نکالے۔ (فیروز الدین مدرس چکار مظفر آباد آزاد کشمیر)

زعماء انصار اللہ توجہ فرماویں

زعماء کرام انصار اللہ براہ کرم اپنی اپنی مجلس میں نائب زعیم برائے وقف جدید کا تقرر کرکے مرکز کو اطلاع دیں اور اپنی رپورٹوں میں اس امر کا معین اعداد و شمار کے ساتھ ذکر فرمایا کریں کہ سال گذشتہ کی نسبت اس جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد وعدہ جات اور وصولیوں میں گذشتہ سال کی نسبت کیا اضافہ ہوا ہے۔

زعماء انصار اللہ اپنی رپورٹوں میں اسی کام کا ذکر فرمایا کریں جو ارا کین انصار اللہ کے ذریعہ ہوا ہو۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ اپنی جماعت کے سیکرٹری وقف جدید سے وعدہ جات یا وصولیوں کے اعداد لیکر مجلس انصار اللہ کی رپورٹوں میں ان کا تذکرہ کر دیا جائے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

(۱) گذارش ہے کہ سرداراں بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد منہاس رحیم یار خاں مورخہ ۱۱/۱/۸۰ کو وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اُن کا جنازہ بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ نے ظہر کی نماز کے بعد پڑھائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مستری غلام محمد۔ دارالیمن ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد محترم مولوی محمد احمد صاحب نعیم (مربی سلسلہ) مختصر علالت کے بعد مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۸۰ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔

(منصور احمد۔ داؤد احمد نعیم دارالرحمت وسطی ربوہ)

اعلان گمشدگی

میرا لڑکا طارق محمود عرف بکی عمر ۱۳ سال جس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے مورخہ ۱۸/۱/۸۰ بروز جمعۃ المبارک ایک بجے دوپہر گھر سے باہر نکلا اور اس کے بعد واپس نہیں آیا۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا خود پہنچا دیں آمد و رفت کا خرچ ادا کر دیا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حُلیہ:۔ عمر ۱۳ سال رنگ گندمی قد تقریباً پانچ فٹ۔ مٹیالے رنگ کا عوامی سوٹ اور پیلی۔ نیلی اور سُرخ دھاریوں والا بغیر بازو کے سویٹر پہنا ہوا ہے۔ سر سے ننگا ہے اور پاؤں میں سیاہ رنگ کے پُرانے بُوٹ ہیں۔ اپنا نام والد کا نام اور پتہ وغیرہ بتا سکتا ہے۔

(محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ (ریٹائرڈ) "الحمراء" دارالعلوم غربی ربوہ)

☆ میرا ایک بچہ اکثر بیمار رہتا ہے خاکسار اس وجہ سے اور دیگر کئی اور پریشانیوں کا شکار ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر پریشانی کو دُور فرمائے اور بچہ اول اس کے علاوہ چوکر چھ بیٹیاں اور ایک بڑا بچہ بھی ہے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو عمر دراز دے اور خادم دین بنائے۔ آمین (خواجہ بشیر احمد ڈار۔ چکار آزاد کشمیر)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

عباس احمد خان سلّمہٗ کو ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے قریب اعصابی دباؤ (NERVOUS TENSION) کا اچانک حملہ ہوا جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہو گئے اور کئی گھنٹے کے بعد ہوش میں آئے ہیں۔ حالت تسلّی بخش نہیں ہے۔ دل کے امراض کے ماہرین علاج کر رہے ہیں تاہم ابھی پوری طرح معلوم نہیں ہو سکا کہ اٹیک کی نوعیت کیا ہے۔ لاہور میں دل کے امراض کے کینال ہاسپٹل میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بیماری کی صحیح نوعیت کا پتہ دو تین دن کے بعد لگ سکے گا۔

احبابِ کرام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ میرے بیٹے کی صحتیابی کے لئے دعا کریں مولا کریم شافی مطلق اپنے خاص فضل اور رحم سے عزیز کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین"

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم لیفٹیننٹ کرنل ظفر اللہ خان صاحب (ریٹائرڈ) کو برکی کے قریب اپنی زمینوں پر جاتے ہوئے ٹریکٹر کے اُلٹ جانے سے سینہ پر چوٹیں آئی ہیں اور پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین"

خاکسار تقریباً ۲ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ زیادہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہے۔ مثانہ کی سوزش اور زخم کے علاوہ کانوں میں تکلیف اور شنوائی میں کمی ہے۔ دائیں گھٹنے میں ایسی درد ہے کہ ٹانگ اکٹھی نہیں کر سکتا۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ ربوہ)

صدر شغاری

(بقیہ صفحہ اوّل)

ملک کی ترقی میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی کارکردگی پر احمدیہ مشن فخر کرنے میں حق بجانب ہے۔

(۳) مجھے امید ہے کہ آپ نے اس قوم کی جو مذہبی خدمت سرانجام دی ہے اس کی روشنی میں آپ ہمارے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت پر توجہ دیں گے اور اسلام کے ان حقیقی نظریات کو ترقی دیں گے جو کہ اپنے پیروکاروں کو انسانیت اور خدا کے ساتھ امن سے رہنے کی تعلیم دیتے ہیں جس کے مطابق اسلام محبت اور شفقت کی تعلیم دیتا ہے۔ آپس میں بہتر ہم آہنگی اختیار کرنے اور ایسے راستوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے جن سے انسانیت کو پُر امن زندگی گزارنے میں رکاوٹ پڑے۔ آپ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ مستقبل میں بہتر مذہبی مفاہمت او معاشرے کی روحانی اقدار کی سربلندی کے لئے اور زیادہ محنت سے کام کریں۔

(۴) خدا آپ کے ساتھ ہو اور وفاقی جمہوریہ نائیجیریا کے لئے بہترین حالات پیدا کرے۔ آپ کا شکریہ!!

گورنر کراس ریور سٹیٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور متعدد نائیجیریائی باشندوں کو طبّی اور تعلیمی سہولتوں کی فراہمی میں وسعت پیدا کی ہے بلکہ اسنے ہماری تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی سوسائٹی کی اصلاح کے لئے بھی خود کو وقف کر دیا ہے اور اس مقصد کے لئے اپنے ارکان اور دیگر لوگوں میں اسلامی اخلاق اور روحانی اقدار کی تبلیغ و اشاعت کی جا رہی ہے۔

مَیں صدقِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ مسلم مشن کو اس کی انسانی ہمدردی کی خدمات کی بجا آوری کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرتا چلا جائے مَیں پورے خلوص سے یقین کرتا ہوں کہ اس یادگار موقع پر یہ کانفرنس دیگر باتوں کے علاوہ دُنیا بھر کے انسانوں کے درمیان بلا امتیاز رنگ و نسل زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے طریقوں پر غور کرے گی۔

اپنی طرف سے اور کراس ریور سٹیٹ کے تمام افراد کی طرف سے مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام اقدامات میں آپ کو اپنی ہدایت و رہنمائی سے نوازے۔

(دستخط)

چیف (ڈاکٹر) سی۔ این۔ اسوانگ
گورنر آف کراس ریور سٹیٹ
کالابار

درخواستِ دعا

میرے ابّاجان سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کا سول ہسپتال فیصل آباد میں مثانہ میں پتھری کا اپریشن ۱۹ جنوری ۱۹۸۰ء کو خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ کمزوری اور تکلیف بہت ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت سے ابّاجان کی صحت اور درازئ عمر کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(نفیسہ احمد بنت سیّد احمد علی شاہ صاحب۔ ربوہ)

ضروری گذارش

احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنی تجاویز دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(ناظر ضیافت)

هُوَ الشَّافِی

PSORIASIS COURSE

PSORIASIS CURE 15/-
PSORIASIS OIL 10/-
میزان ۔/۲۵ ڈاک خرچ و پیکنگ ۔/۵

تفصیلی لٹریچر ۲۵/- پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس :۔ ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۹۰/-
ششماہی	۴۶/-
سہ ماہی	۲۴/-
خطبہ نمبر سالانہ	۲۵/-

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ